



## سوال

(55) ہمراہ میت کے جات ہیں ان کے کھانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک قوم مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت مر جائے اور کفن وغیرہ کا فکر کیا جائے تو ساتھ ہی اس کے جو برادری کے آدمی دفن کرانے کو ہمراہ میت کے جات ہیں ان کے کھانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور برادری کے آدمی سب مل کر کھاتے ہیں، اس کھانے کا نام حاضری رکھا ہے، چاہے اس کو مقدور ہو یا نہ، ایسا ہی دسواں اور بیسواں اور اس سے زیادہ چالیسواں کہ کل برادری کو کھانا کھلانا پڑتا ہے اور اگر کسی شخص کے پاس کچھ نہ ہو اور برادری کو نہ کھلائے تو برادری کے لوگ زبردستی سے کھانہ لیتے ہیں بلکہ مجبور ہر کو سودی روپیہ لے کر برادری کو کھانا کھلانا پڑتا ہے، ایسا کھانا شرعاً جائز ہے یا مکروہ یا حرام ہے۔ بیٹھا تو جروا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں اہل موتے کے گھر جو برادری کے لوگ اس دن کھانا کھاتے ہیں وہ بدعت ہے شریعت میں کہیں ثابت نہیں، ان کو چاہیے کہ اس سے توبہ کریں بلکہ یہ لوگ خود کھانا پکا کر اس دن اہل موتے کے گھر روانہ کریں کیونکہ ترمذی شریف میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ کو حضرت جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو لوگوں سے آپ نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے واسطے کھانا تیار کرو کہ ان کو اس مصیبت میں کھانا پکانے کی فرصت نہیں اور مشکوٰۃ شریف میں بھی یہ حدیث موجود ہے، لفظوں میں کچھ فرق ہے، اسی طرح دسواں، بیسواں، چالیسواں کہ اس کی بھی شریعت میں کچھ اصل نہیں ہے، مطلق ثواب پہنچانا میت کے لیے بلا قید ایام مذکورہ کے درست ہے اور شریعت سے ثابت ہے کہ میت کو سعی احیا سے دو طرح پر نفع پہنچتا ہے اول یہ کہ خود وہ اپنی حیات میں کوئی سبب اپنے ثواب کا مثل خیرات جاریہ مقرر کر جائے اور احیا اس کو جاری رکھیں، دوسرے یہ کہ مسلمان اس کو دعائے مغفرت و صدقہ و حج وغیرہ کے ساتھ یاد کریں۔ اتفق اهل السنۃ ان الاموت ینتفعون من الاحیاء بامرین احدھما تسبب الیہ المیت فی حیاتہ والثانی دعاء المسلمین واستغفارہم والصدقۃ والحج کذا فی شرح الفقہ الاکبر لعلی القاری واللہ اعلم۔ حررہ حبیب احمد دہلوی۔ (سید محمد نذیر حسین)



جلد 01